رشوت

فقہ المعاملات کے آئینے میں

تحریر (عربی) عبداللہ محسن الترکی اردو ترجمہ: نصیر احمد ملی

۱۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے سفیان نے اور ان سے امام زہری نے نقل کیا، اور انہوں نے عروہ سے سنا کہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو اسد کے ایک شخص کو صدقہ (زکوۃ) وصول کرنے کیلئے مقرر فرمایا: اس شخص کو ابن لُتبیہ کہتے تھے (ایک قبیلہ بنو لُتب کی طرف منسوب اس کا نام عبداللہ تھا)، جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو کہنے لگا، یہ آپ لوگوں کیلئے ہے، اور یہ مجھے بطورِ ہدیہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، سفیان بھی کہتے ہیں آپ ﷺ منبر پر چڑھے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''ان تحصیلداروں کو کیا ہو گیا ہے؟ جنہیں ہم وصولیابی کیلئے بھیجتے ہیں، جب وہ آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہے، اور یہ ہمارا ہے۔ بھلا یہ اپنے ماں باپ کے گھروں میں بیٹھ رہیں پھر دیکھیں کہ کیا انہیں تحفے تحائف کوئی لا کر دیتا ہے؟ یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ جو چیز لے کر قیامت کے دن آئیں گے اسے اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوں گے، اگر وہ اونٹ ہوگا تو بلبلاتا ہوگا گائے ہوگی تو چلاتی ہوگی اور بکری ہوگی تو میں میں کرتی ہوگی''۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی میں نے دیکھ لی، پھر فرمایا: سنو! کیا میں نے پہنچا نہیں دیا؟ یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ ابو سفیان کہتے ہیں: زہری نے یہ واقعہ ہم سے بیان کیا، اور ہشام نے اپنے والد سے اور انہوں نے سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے اس قدر مزید نقل کیا ہے کہ ''میرے دونوں کانوں نے یہ سنا، اور میری آنکھوں نے اس کو دیکھا اور تم زید بن ثابت سے پوچھ لو وہ بھی میرے ساتھ سننے میں شریک تھے۔(۱)

استدلال کی وجہ:

تحصیلداروں کا ہدیہ قبول کرنا حرام ہے، اس کی وجہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے

☆ ثمن: وہ مقدار جس پر عاقدین رضامند ہو جائیں خواہ وہ قیمت سے زائد ہو یا کم ☆

عیاں ہوتی ہے کہ "بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہیں" یہ فقرہ بتاتا ہے کہ تحفہ حرام ہونے کی علت، ملازمت پر تقرری ہے، اس حدیث کی رو سے ملازمین، تحصیلداروں، اور قاضیوں وغیرہ کے لئے تحفہ تحائف کی وصولیابی حرام ہو جاتی ہے۔(۲)

کیونکہ ہدیہ دینے والا تحفہ کے وسیلہ سے تحفہ لینے والے کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے، اس لئے رشوت کی طرح اس سے تحفہ کی وصولیابی بھی جائز نہیں ہوگی۔(۳)

ب۔ امام احمد اور بیہقی نے سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے عرباض سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ

تحصیلداروں کے تحائف خیانت ہیں۔(۴)

استدلال کی وجہ:

ہدیہ لینا مال غنیمت سے کچھ نکال لینے کے مترادف ہے، اور مالِ غنیمت سے کچھ نکالنا بالاتفاق حرام ہے اسلئے تحصیلداروں کے تحائف بھی حرام ہوں گے، ان کا لینا جائز نہ ہوگا۔(۵)

ج۔ ابویعلی نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "تحصیلداروں کے کل تحفے حرام ہیں"(۶)

اس حدیث سے تحصیلداروں کے تحفوں کی حرمت ثابت ہوتی ہے، اور جو چیز حرام ہو اس کا لینا جائز نہیں ہے۔

د۔ طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اَلْهَدِيَّةُ تُذْهِبُ بِالسَّمْعِ وَالْقَلْبِ وَالْبَصَرِ(۷)

ہدیہ کان، دل اور آنکھوں کو چھین لیتا ہے۔

استدلال کی وجہ:

تحفہ اور ہدیہ، لینے والے کے احساسات اور جذبات کو مسخر کر دیتا ہے، اور اسے تمام تر دینے والے کا تابع فرمان بنا دیتا ہے، خواہ وہ باطل پر کیوں نہ ہو، اور جو تحفے تحصیلداروں کو اس طرح اندھا اور بہرا بنا دیں، ان کی حیثیت حرام ہوگی۔

☆ بیع تعاطی: بیع (ایجاب قبول کیے بغیر قیمت دے کر مبیعہ لے لینا)☆

ھ۔ دیلمی نے مسند فردوس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

الهدية تعور عين الحكيم

تحفے تحائف حکمت والے آدمی کو بھی اندھا بنا دیتے ہیں۔

سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ نے اپنے نبیوں پر جو وحی نازل فرمائی اس میں میں نے پڑھا ہے کہ "ہدیہ حکمت والوں کی آنکھیں پھوڑ دیتا ہے" (۸)

استدلال کی وجہ:

ہدیہ کی وجہ سے ہدیہ لینے والا دینے والے کو صرف پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتا ہے اس کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھ بھی نہیں سکتا، اور یہ آنکھیں تحفے تحائف کی وجہ سے سیر اور آسودہ ہوتی ہیں۔ یہی اس بات کا اشارہ ہے کہ لینے والا اپنی بداخلاقی کے سبب اس برائی کا خوگر ہوتا ہے، اور جو چیز اخلاق میں بگاڑ لانے کا سبب بنتی ہے وہ بھی حرام ہے۔ بنا بریں تحصیلداروں اور ملازمین کا ہدیہ لینا حرام ہے۔(۹)

و۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَخْذُ الاَمِيْرِ الهَدِيَةَ سُحْتٌ وَقُبُولُ الْقَاضِي الرِّشْوَةَ كُفْرٌ

امیر کا ہدیہ لینا حرام ہے قاضی کا رشوت لینا کفر ہے۔

اس روایت کو امام احمد نے نقل کیا ہے۔(۱۰)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تلخیص میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے ملتی جلتی ایک حدیث نقل کی ہے کہ تحصیلداروں کا تحفہ لینا سحت (حرام) ہے۔(۱۱)

استدلال کی وجہ:

سُحت رشوت ہے اور رشوت کا لینا حرام ہے، اسی طرح ہدیہ کا لینا بھی حرام ہوگا اور سُحت کا لینا بھی یکساں طور پر حرام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ (مائدہ: ۴۲)

(رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں۔

☆شیخین: فقہ میں شیخین سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف ہیں (رحمہما اللہ تعالیٰ) ☆

اسی طرح امیر کا ہدیہ لینا بھی حرام ہوگا۔

ز۔ سیدنا بریدہ نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنِ استَعملنَاهُ علی عَمَلٍ فرزقنَاهُ رِزقاً مَنحناهُ مُرتّباً فما اخذهُ بعد ذٰلک فهو غُلول (۱۲)

جس شخص کو ہم نے کسی کام کے لئے مقرر کیا اس کے لئے کچھ روزینہ مقرر کر دیا، پھر اس کے علاوہ وہ جو کچھ لے گا، خیانت ہوگی۔ (اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے)

استدلال کی وجہ:

ملازم کا تنخواہ پانے کے باوجود ہدیہ لینا خیانت متصور ہوگا، اور خیانت کرنا حرام ہے اس لئے ہدیہ لینا بھی حرام ہوگا۔

ح۔ سیدنا عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یاایُّهاالنَّاس مَن عَمِلَ مِنكُم لنَاعلی عَمَلٍ فكتمنَامنهُ مَخيطاً فما فوقه فهو غُلّ یاتی به یوم القیامة فقام رجل من الانصار اسود کانّی انظر الیه فقال یارسول اللہ ﷺ اقبل عنّی عملک قال وماذٰلک قال سمعتُک تقولُ کذاو کذاو کذا قال وانَ اقولُ ذٰلک مَن استعملناهُ علی عَمَلٍ فلیأت لقلیله و کثیره فمااُوتی منهُ اخذهُ (اُخذ) وما نُهی عنه انتهٰی (۱۳)

لوگو! تم میں سے جو کوئی ہمارے کسی کام پر مامور ہو، اور ایک دھاگہ یا اس سے بڑی کوئی چیز چھپالے تو یہ فعل خیانت ہوگا، اور اسے قیامت کے دن اس کو حاضر کرنا ہوگا، ایک انصاری کھڑے ہوئے، ان کا رنگ سیاہ تھا گویا اب بھی وہ میری نظروں میں گھوم رہے ہیں، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھ سے اپنے فلاں کام کی ذمہ داری واپس لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کس لئے؟ انہوں نے کہا: کیونکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اب بھی میں وہی کہتا ہوں کہ ہم نے جس کسی کو کسی کام پر مامور کیا اسے چاہیے کہ اس کے پاس کم یا زیادہ

☆ خیار عیب: خرید کردہ چیز کو کسی عیب نکلنے کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار رکھنا ☆

جو کچھ ہے واپس کر دے پھر اس میں سے اس کو جو دیا جائے اسے لے لے اور جس سے روکا جائے اس سے باز آجائے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

استدلال کی وجہ:

تحصیلدار اور کارگزاروں کو ان کی کارگزاری کے سبب تحفہ تحائف ملا کرتے ہیں لہذا کارگزاری کے سبب جو کچھ ملے اس کو امام اور والی کے حوالے کرنا واجب ہے، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو، اب اگر اس نے امام سے چھپایا، یا اس کے حوالہ نہ کیا تو ظاہر ہے یہ خیانت ہوگی اور قیامت کے دن اس سے لازمی طور پر باز پرس ہوگی، اور جس چیز پر باز پرس اور عتاب ہو اس کا لینا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ امیر نے لوگوں سے تحفہ وصول کرنے سے اسے منع کر رکھا ہے۔

ط۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تحصیلداروں کے پاس یہ فرمان لکھ کر بھیجا تھا۔

اِیَاکُمْ وَالْهَدَایَافَاِنَّهَافی الرِّشَا (۱۴)

ہدیہ اور تحفہ سے بچو، کیونکہ یہ بھی رشوت ہے۔

استدلال کی وجہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے تحصیلداروں سے صاف صاف فرما دیا کہ ہدیہ رشوت کی ایک قسم ہے اس لئے ملازمین کو اس کا لینا حلال نہیں ہے۔

ی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یَاتِ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحِلُّ فِیْهِ السُّحْتُ بِالْهَدِیَةِ

ایک زمانہ آئے گا جب لوگ سحت کو ہدیہ کہہ کر اپنے لئے حلال کر لیں گے۔ (۱۵)

استدلال کی وجہ:

عہدہ داروں کو جو تحفے دیئے جاتے ہیں، وہ بھی در پردہ رشوت ہیں، انہیں محض آڑ اور حیلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اور جس حرام چیز کو حرام کام کے لئے حیلہ کے اور آڑ کے طور پر استعمال کیا جائے، وہ بھی حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن عہدیداروں کو اس لئے تحفہ دیا جاتا ہے کہ اس سے کسی حرام کام کو مباح کر لیا جائے تو اس کا لینا بھی حرام ہوگا۔

☆ خیار رؤیت: بغیر دیکھے کوئی چیز کر دیکھنے کے وقت واپس کرنے کا اختیار رکھنا ☆

ک۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو تحصیلدار بنایا، آپ لوٹے تو آپ کے پاس کچھ مال تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں یہ کہاں سے مل گیا؟ انہوں نے کہا: مجھے تحفہ کے طور پر ملا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن! گھر میں بیٹھ رہتے، پھر دیکھتے کہ کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مال لے لیا اور اسے بیت المال میں داخل فرما دیا۔ (۱۶)

استدلال کی وجہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تحفہ وصول کرنے پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا انہیں ڈانٹنا پھر اسے لے کر بیت المال میں جمع کرا دینا اس کی دلیل ہے کہ ملازمین کا تحفہ لینا حرام اور رشوت کی قبیل سے ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے واپس نہیں لیتے۔

ل۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

السحتُ اَنْ تطلُبَ لاخیکَ حاجةً فتقضیٰ فیُهدی الیکَ هدیةً فتقبلُها منه (۱۷)

سُحت یہ ہے کہ تمہارے بھائی کو کوئی حاجت درپیش ہو اور تم اسے پورا کر دو، پھر وہ تمہیں کوئی ہدیہ دے اور تم اسے قبول کر لو۔

استدلال کی وجہ:

ضرورت پوری کئے جانے پر جو تحفہ دیا جاتا ہے، وہ رشوت ہوتی ہے، اور اگر ضرورت کی تکمیل سے پیشتر لیکن اسی ضرورت کی انجام دہی کے لئے جو تحفہ دیا جائے گا، وہ بھی بدرجہ اعلیٰ سحت میں شمار ہوگا، اور سُحت حرام ہے۔ اس لئے عہدہ داروں کو کاموں کے انجام دینے کے لئے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ بھی حرام۔ دینی مدارس کے مہتمم اور چندہ کرنے والے جو اندرون اور بیرون ملک چندہ کرنے جاتے ہیں اور انہیں چندے کے علاوہ جو تحائف ملتے ہیں ان پر ان کو کوئی حق نہیں۔ وہ مدارس کے طلبہ کا حق ہے اگر وہ ہدایا لے کر ذاتی مصرف میں لائیں گے تو عند اللہ مجرم ہوں گے۔ ظلم کی حد ہے کہ لندن اور امریکہ وافریقہ تک کے ٹکٹ تو خریدے جائیں مدرسہ کے فنڈ سے اور اس سفر میں جو کچھ تحائف ملیں وہ ان کے اپنے ذاتی ہوں۔ کیا مدارس کے مہتمم اور چندہ کرنے والے سفیروں کو یہ حدیثیں یاد نہیں رہتیں۔

☆ صاحبین: فقہ میں صاحبین سے مراد امام ابو یوسف وامام محمد ہیں۔ (رحمہما اللہ تعالیٰ)

افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض.....الخ

م۔ کسی تحصیلدار یا عامل کو تحفہ یا تو اس سے ڈر کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ نرم پڑ جائے، اوراس کے ساتھ اچھا سلوک کرے یا جو اختیارات اسے حاصل ہوں ان کی لالچ میں اسے تحفہ دیا جاتا ہے تاکہ اس کو فائدہ پہنچے، اس لئے یہ بھی رشوت ہے، جس کا قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

سابقہ دلائل سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ملازمین عام طور پر جس طرح کا ہدیہ وصول کرتے ہیں اس کا لینا حرام ہے البتہ کچھ صورتیں مستثنیٰ ہیں اسی طرح سیدنا معاذؓ کے تحفے لینے سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ رسول اکرمﷺ کی اجازت سے تحفہ لیتے تھے، بغیر اجازت انہوں نے بھی تحفہ نہیں لیا ہے۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے قیس بن حازم سے اور انہوں نے سیدنا معاذ بن جبلؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمﷺ نے مجھے یمن بھیجا اور فرمایا: ''میری اجازت کے بغیر کوئی چیز قبول نہ کرنا، وہ خیانت ہوگی۔'' (۱۸)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہﷺ کے نہایت فرمانبردار صحابی تھے، آپ کی تعلیمات کے پیروکار تھے، انہوں نے تحفہ صرف اسی صورت میں قبول کیا جبکہ رسول اللہﷺ نے خود آپ کو ان کی ایک خصوصیت کے تحت اجازت مرحمت فرمائی۔ سیدنا معاذ کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ نہایت دریا دل اور فیاض تھے، اسی فیاضی کی وجہ سے آپ کے ذمہ کافی قرض واجب الاداء تھا۔ (۱۹)

چنانچہ سیدنا عبیدہ بن صخر نے رسول اللہﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے معلوم ہوا کہ تم قرض میں مبتلا ہو، اس لئے تمہاری خاطر تحفہ لینا پاکیزہ ہوگا۔ اب اگر تمہارے پاس کوئی تحفہ لے کر آئے تو اسے قبول کرلو۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں نقل کیا ہے۔ (۲۰)

حلال وحرام اور جائز ناجائز تحفوں اور ہدایا کی تفصیل سامنے آجانے کے بعد ہمارا فرض ہے کہ اس کا موازنہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی اس تشریحی عبارت سے کریں جس کو انہوں نے رسول اللہﷺ کے ارشاد سے اخذ کرتے ہوئے قلمبند کیا ہے، آپ کی عبارت کا متن حسب ذیل ہے:

''اس قدر سخت احکام ثبت ہو جانے کے بعد قاضی، والی اور ان کے قائم مقام لوگوں (یعنی گورنر، عامل تحصیلدار اور افسر وغیرہ) کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھیں کہ اگر وہ معزول ہو کر اپنے گھر میں اپنے ماں باپ کے یہاں بیٹھ رہیں تو انہیں کیا کیا اور کتنا تحفہ ملے گا، جتنا اس وقت مل سکتا ہے، اتنا ہی آج برسرکار ہوتے ہوئے انہیں لینے کی اجازت ہے، اور جس تحفے اور ہدئے کی بابت انہیں یقین

☆ بیع صرف: چاندی یا سونے کی بیع چاندی یا سونے کے بدلے میں ☆

ہے کہ وہ ان کی کارگزاری اور حاکمیت کی وجہ سے مل رہا ہے، اس کا لینا انہیں حرام سمجھنا چاہیے اور دوستوں کے جو تحفے ان کی نظر میں مشکوک ہوں، کہ معزولیت کے بعد بھی وہ دیں گے یا نہیں ان کی حیثیت مشتبہ کی سی ہے، انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (۲۱)

یہ تو ہوا! لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مطلقاً تحفہ تحائف نہ لینا ہی بہتر ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے حاشیہ میں لکھا ہے، اس میں شک نہیں کہ ہدیہ قبول نہ کرنا ہی مقبول اور پسندیدہ ہے۔ (۲۲)

صاحب کشاف القناع کہتے ہیں: تحفہ قبول کرنے سے اس کا نہ قبول کرنا زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ وہ اس سے کیونکر بچ سکتا ہے جب کہ یہ آئندہ کسی فیصلہ کے تحت دیا جارہا ہے۔ (۲۳)

نہایت المحتاج میں ہے: تحفہ تحائف پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لئے مطلق تحفہ لینے پر پابندی عائد کرنا بدرجہا بہتر ہے۔ (۲۴)

یہی وجہ تھی کہ جب روم کی شہزادی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کلثوم بنت علی بن ابو طالب کو تحفہ بھیجا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس تحفہ کو رد کر دیا اور اہلیہ کو اس کے قبول کرنے سے منع فرمادیا۔ (۲۵)

سفارش کے لئے ہدیہ:

اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی والی مملکت کے پاس کسی کی سفارش لے کر جائے تاکہ والی اس پر توڑے جانے والے مظالم کا سد باب کرے، یا اس کا حق اس تک پہنچا دے یا اسے کسی ذمہ داری یا عہدہ پر فائز کرے، یا مسلح افواج میں اس کی بھرتی کرادے اور وہ شخص اس سبب کی اہلیت رکھتا ہے یا اس شخص کی غریبوں پر وقف مال یا دوسری کسی مدد سے امداد کردے اور وہ شخص اس کا مستحق ہے یا اسی قسم کی کوئی اور ایسی سفارش کا خواہاں ہے جس میں کسی واجب فعل کی اعانت یا حرام کام سے پرہیز لازم آتا ہے، تو ان سفارشات میں ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اگر چہ ہدیہ دینے والا اپنے حق کو حاصل کرنے یا ظلم کو دفع کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ خرچ کرلے، لینے والے کیلئے لینا حرام ہے۔ (۲۶)

اس کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے جس کو سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ:

* طرفین: فقہ میں طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ وامام محمد ہیں۔ (رحمہما اللہ تعالی)

مَنْ شَفَعَ لاَخِيهِ شَفَاعَةً فَاهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا مِنْهُ فَقَدْ اَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا (اس روایت کو امام ابو داود نے نقل کیا ہے)

جس نے اپنے بھائی کے لئے کوئی سفارش کی، اور اس نے اسے کوئی ہدیہ دیا اور لینے والے نے اس کو قبول کرلیا تو اس نے سود کے ایک برے دروازے میں گھسنے کا ارتکاب کیا۔ (۲۷)

استدلال کی وجہ:

سفارشات پر ہدیہ قبول کرنا سود کی قبیل سے ہے، اور سود حرام ہے، اس لئے اس کا قبول کرنا بھی حرام ہے، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُحت کی بابت پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: سُحت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے لئے کسی قسم کی سفارش کرو، اور اس پر وہ کوئی ہدیہ دے اور تم اس کو قبول کرلو، کسی نے عرض کیا، اگر یہ ہدیہ کسی باطل غرض کے تحت ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو کفر ہے، (۲۸)

اس لئے کہ:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
(المائده:٤٤)

جو لوگ اللہ کے نازل کئے گئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

آپ کے اس ارشاد میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ سفارش پہ تحفہ لینا سُحت ہے، اور سُحت کا لینا حرام ہے، اس لئے سفارش پر ہدیہ لینا بھی حرام ہوگا۔

بعض متاخرین فقہاء جیسے علامہ ابن حزم رحمتہ اللہ علیہ نے البتہ سفارش پر ہدیہ قبول کرنے کی رخصت دی ہے۔ (۲۹)

چنانچہ علامہ موصوف فرماتے ہیں: جس نے کسی دوسرے شخص کی کسی حق کے سلسلے میں مدد کی، یا ظلم کا اس سے دفاع کیا، اور کسی قسم کے تحفہ کی قید نہیں لگائی پھر اس شخص نے اس حسن سلوک پر

☆ بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

اسے کوئی ہدیہ دیا، تو وہ مستحسن ہوگا، ہماری نظر میں مکروہ شمار نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کی حیثیت اس شکرانے کی ہے جو محسن کو پیش کیا جاتا ہے، اور خوش دلی سے دیا جاتا ہے، اس کی ممانعت کے سلسلے میں قرآن و حدیث سے ہمارے علم میں کوئی چیز وارد نہیں ہے۔ البتہ ہم نے سیدنا علی اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی ممانعت کی روایت ضرور نقل کی ہے، لیکن یہ کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے ممانعت ثابت ہوتی ہو۔ (۳۰)

لیکن دیکھا جائے تو علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے سنت نبوی، اقوال صحابہ اور ائمہ کے اقوال سے یکسر جداگانہ اور مختلف ہے، اس لئے کہ گزشتہ صفحات پر ایسی روایتیں ذکر کی جاچکی ہیں جس سے ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت واضح ہوتی ہے۔ نیز ان کی روشنی میں علامہ موصوف کا یہ قول رد ہو جاتا ہے کہ "حدیث سے اس کی ممانعت وارد نہیں"۔ اور انہوں نے جو یہ کہا کہ "یہ محسن کے شکرانے کے طور پر ہے" یہ بھی درست نہیں، اس لئے کہ کسی محسن کا اس طرح شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا جو سنت کے خلاف ہو اور از روئے سنت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ثابت ہے کہ:

من شفع لاخیه ....الخ

یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے، یعنی جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی)

مسئلہ: فریقین کا مقدمہ جب تک زیر سماعت ہو، گواہوں کے جانبین سے کسی قسم کا تحفہ یا ہدیہ لینا حرام ہے، اسی طرح ظلم کے دفعیہ پر مظلوم کا ہدیہ دینا، اور دفع کرنے والے کا ہدیہ لینا ہر دو فعل حرام ہوگا۔ (۳۱)

اور جو صاحب اقتدار مظلوم سے ظلم کے دفعیہ یا ضرورتمندوں سے ان کی حاجت روائی کے صلہ میں تحفہ تحائف وصول کرتے ہیں، وہ بھی رشوت کی قبیل سے ہے، اس لئے کہ مسلمان بھائی کی ضرورت یا اس سے مظالم کو دفع کرنا اس کی مقدرت رکھنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (۳۲)

تاریخ الخلفاء

کا ترجمہ نئے انداز سے از مفتی احمد سعید سعیدی صاحب

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور کراچی

بیع مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے انداز افروخت کرنا۔

حوالہ جات

(۱) فتح الباری جلد : ۱۶ صفحہ ۲۸۷ ، شرح صحیح مسلم للنووی جلد :۱۲ صفحہ ۲۱۸، ۲۲۲، دلیل الفالحین ۳۴۵/۲)

(۲) (دلیل الفالحین جلد :۳ صفحہ ۳۴۶ ، بتصرف)

(۳) (المغنی والشرح الکبیر ج :۱۱ ص ۴۳۷)

(۴) (حاشیہ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۲، المقنع جلد ۳ صفحہ ۶۱۱، کنز العمال جلد :۶ صفحہ :۵۶)

(۵) (حاشیہ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۱)

(۶) (کنز العمال جلد :۶ صفحہ :۵۶ ، حاشیہ الرہونی جلد ۷ صفحہ ۳۱۲)

(۷) (کنز العمال ج:۶ ص:۵۶)

(۸) (کشاف القناع عن متن الاقناع جلد :۶ ص:۳۱۷)

(۹) (فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۳۵۷ ، بتصرف)

(۱۰) (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶، حاشیہ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۳، تعریب السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ ۵۱)

(۱۱) (نیل الاوطار ج:۸ صفحہ ۲۷۸)

(۱۲) (نیل الاوطار ج:۸ ص:۲۷۸، الحلال والحرام فی الاسلام :۳۲۲)

(۱۳) (رواہ ابو دائود ، عون المعبود شرح سنن ابو دائود جلد :۹ ص:۴۹۷)

(۱۴) (المسؤولیۃ الجنائیۃ فی الفقہ الاسلامی ص :۷۶)

(۱۵) (معین الحکام صفحہ ۱۷۱، حاشیۃ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۷)

(۱۶) (عون المعبود شرح سنن ابو داؤد جلد :۹ صفحہ ۴۹۷)

(۱۷) (حاشیہ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۳، تقریب السیاسۃ الشرعیۃ فی حقوق الراعی وسعادۃ الرعیۃ صفحہ ۵۲:)

(۱۸) (فتح الباری ج:۱۶ صفحہ ۲۹۰)

(۱۹) (الروض النضیر جلد :۴ صفحہ ۱۱۹، نہایۃ المحتاج شرح المنہاج جلد :۶ صفحہ ۵۸)

(۲۰) (کنز العمال جلد :۶ صحہ ۵۸ ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد : صفحہ ۴۰۷)

بیع سوم علی سوم وغیرہ: دوسرے شخص کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا۔ (یہ ناجائز ہے)

(۲۱) (الحلال والحرام فی الاسلام صفحہ ۲۲۲ حاشیۃ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۳)

(۲۲) (حاشیہ ابن عابدین جلد :۵ صفحہ ۳۷۳)

(۲۳) (ج:۶ ص:۳۱۷)

(۲۴) (نہایۃ المحتاج شرح المنہاج جلد :۸ صفحہ ۹۶)

(۲۵) (احکام القرآن للجصاص جلد :۴ صفحہ ۸۷، المسؤلیۃ الجنائیۃ فی الفقہ الاسلامی لبہسنی ص:۷۹)

(۲۶) (مجموعہ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد :۳۱ ، صفحہ ۲۸۶، الانصاف جلد :۱۱ صفحہ ۲۱۴)

(۲۷) (کنز العمال جلد :۶ ، صفحہ ۵۶۔ مجموعہ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد :۳۱، صفحہ ۲۸۶ ، حاشیہ الرہونی جلد :۷ صفحہ ۳۱۳۔ تعریب السیاسۃ الشرعیہ فی حقوق الراعی وسعادۃ الرعیہ صفحہ :۵۱)

(۲۸) (مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ جلد :۳۱، صفحہ ۲۸۶)

(۲۹) (مجموعہ فتاویٰ شیخ اسلام امام تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ جلد :۵ صفحہ ۲۲۷)

(۳۰) (المحلی لابن حزم جلد :۹ صفحہ ۱۵۸)

(۳۱) (حاشیہ الدسوقی علی شرح الدردیر جلد :۴ صفحہ ۱۶۵۔ حاشیہ ابن عابدین جلد :۵ صفحہ ۳۶۲)

(۳۲) (جریمۃ الرشوۃ صفحہ ۵۹ ملاحظہ ہو۔)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کراچی میں جدید و قدیم اسلامی مصادر ومراجع کا خزینہ

اور ایک مرتب ومنظم خوبصورت لائبریری کہاں ہے؟

دار العلوم مجددیہ نعیمیہ صاحبداد گوٹھ ملیر

استفادہ کے لئے رابطہ کیجئے:

دار العلوم کے شفیق وخلیق مہتمم مفتی محمد جان نعیمی ونائبہ الشیخ نذیر جان نعیمی صاحب سے

فون نمبر 4509074-4518100-4114055

☆ اقرار: عاقل وبالغ کا غیر کا حق اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینا اقرار ہے ☆